شمارہ: 25

ماہانہ خبر نامہ انجمن خدام القرآن

سندھ، کراچی، رجسٹرڈ

فروری 2021ء جمادی الثانی ۱۴۴۲ھ

فرمان الٰہی و فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اداریہ

تعارف قرآن اکیڈمی ڈیفنس

اسرائیل کو کیوں نہ مانیں؟

جنت کے حقدار کون لوگ ہیں؟

حیاء ایمان اور اخلاقی اقدار

مرکزی دفتر انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی، رجسٹرڈ B-375 علامہ شبیر احمد عثمانیؒ روڈ بلاک 6، گلشن اقبال کراچی۔ فون نمبر: 7-34993436-021

فرمان الٰہی

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰی ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ (سورۃ المائدۃ: ۸۲)

ترجمہ: تم لازماً پاؤ گے اہل ایمان کے حق میں شدید ترین دشمن یہود کو اور ان کو جو مشرک ہیں اور تم لازماً پاؤ گے مودّت کے اعتبار سے قریب ترین اہل ایمان کے حق میں ان لوگوں کو جنہوں نے کہا کہ ہم نصاریٰ ہیں یہ اس لیے کہ ان (عیسائیوں) میں عالم بھی موجود ہیں اور درویش بھی اور (اس لیے بھی کہ) وہ تکبر نہیں کرتے۔

تشریح: یہ بہت اہم آیت ہے۔ مکہ کے مشرکین بھی مسلمانوں کے دشمن تھے، لیکن ان کی دشمنی کم از کم کھلی دشمنی تھی، ان کا دشمن ہونا بالکل ظاہر و باہر تھا، وہ سامنے سے حملہ کرتے تھے۔ لیکن مسلمانوں سے بدترین دشمنی یہود کی تھی، وہ آستین کے سانپ تھے اور سازشی انداز میں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں مشرکین مکہ سے کہیں آگے تھے۔ آج بھی یہود اور ہنود مسلمانوں کی دشمنی میں سب سے آگے ہیں، کیونکہ اس قسم (بت پرستی) کا شرک تو اب صرف ہندوستان میں رہ گیا ہے، اور کہیں نہیں رہا۔ ہندوستان کے بھی اب یہ صرف نچلے طبقے میں ہے جبکہ عام طور پر اوپر کے طبقے میں نہیں ہے۔ لیکن بہر حال اب بھی مسلمانوں کے خلاف یہود اور ہنود کا گٹھ جوڑ ہے۔

یہ تاریخی حقیقت ہے اور سیرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ثابت ہے کہ جس طرح کی شدید دشمنی اس وقت یہود نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کی ویسی نصاریٰ نے نہیں کی۔ حضرت نجاشی رحمۃ اللہ علیہ (شاہ حبشہ) نے اس وقت کے مسلمان مہاجروں کو پناہ دی، مقوقس (شاہ مصر) نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیے بھیجے۔ ہرقل نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامۂ مبارک کا احترام کیا۔ وہ چاہتا بھی تھا کہ اگر میری پوری قوم مان لے تو ہم اسلام قبول کر لیں۔ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جس کا ذکر سورۃ آل عمران آیت ۶۱ میں ہم پڑھ چکے ہیں۔ وہ لوگ اگرچہ مسلمان تو نہیں ہوئے مگر ان کا رویّہ انتہائی محتاط رہا۔ بہر حال یہ حقیقت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں کے خلاف عیسائیوں کی مخالفت میں وہ شدت نہ تھی جو یہودیوں کی مخالفت میں تھی۔

عیسائیوں میں اس وقت تک علمائے حق بھی موجود تھے اور درویش راہب بھی جو واقعی اللہ والے تھے۔ بحیرہ راہب عیسائی تھا جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچپن میں پہچانا تھا۔ اسی طرح ورقہ بن نوفل نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے پہلے تصدیق کی تھی اور بتایا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر وہی ناموس نازل ہوا ہے جو اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ ورقہ بن نوفل تھے تو عرب کے رہنے والے، لیکن وہ حق کی تلاش میں شام گئے اور عیسائیت اختیار کی۔ وہ عبرانی زبان میں تورات لکھا کرتے تھے۔ یہ اس دور کے چند عیسائی علماء اور راہبوں کی مثالیں ہیں۔ لیکن وہ قِسِّیسین اور رُہبان اب آپ کو عیسائیوں میں نہیں ملیں گے، وہ دور ختم ہو چکا ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب قرآن نازل ہو رہا تھا۔ اس کے بعد جو صورت حال بدلی ہے اور صلیبی جنگوں کے اندر عیسائیت نے جو وحشت و بربریت دکھائی ہے، اور عیسائی علماء اور مذہبی پیشواؤں نے جس طرح مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی ہے اور اپنی قوم سے اس سلسلے میں جو کارنامے انجام دلوائے ہیں وہ تاریخ کے چہرے پر بہت ہی بدنما داغ ہے۔ بیان القرآن از: ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ (سنن ابن ماجه)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دین کا کوئی امتیازی وصف ہوتا ہے، اور دین اسلام کا امتیازی وصف حیا ہے۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ ہر دین اور ہر شریعت میں اخلاق انسانی کے کسی خاص پہلو پر نسبتاً زیادہ زور دیا جاتا ہے، اور انسانی زندگی میں اسی کو نمایاں اور غالب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم اور شریعت میں رحمدلی اور عفو و درگزر پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے (یہاں تک کہ مسیحی تعلیمات کا مطالعہ کرنے والے کو صاف محسوس ہوتا ہے کہ رحمدلی اور وعفو و درگزر ہی گویا ان کی شریعت کا مرکزی نقطہ اور ان کی تعلیم کی روح ہے) اسی طرح اسلام یعنی حضرت محمد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت اور تعلیم میں حیا پر خاص زور دیا گیا ہے۔

یہاں یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ قرآن و حدیث کی اصطلاح میں حیا کا مفہوم بہت وسیع ہے، ہمارے عرف اور محاورہ میں تو حیا کا تقاضا اتنا ہی سمجھا جاتا ہے کہ آدمی فواحش سے بچے یعنی شرمناک باتیں اور شرمناک کام کرنے سے پرہیز کرے، لیکن قرآن و حدیث کے استعمالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حیا طبیعتِ انسانی کی اس کیفیت کا نام ہے کہ ہر نامناسب بات اور ناپسندیدہ کام سے اس کو انقباض اور اس کے ارتکاب سے اذیت ہو، پھر قرآن و حدیث ہی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حیا کا تعلق صرف اپنے ابناء جنس ہی سے نہیں ہے، بلکہ حیا کا سب سے زیادہ مستحق وہ خالق و مالک ہے جس نے بندہ کو وجود بخشا اور جس کی پروردگاری سے وہ ہر آن حصہ پا رہا ہے، اور جس کی نگاہ سے اس کا کوئی عمل اور کوئی حال چھپا نہیں ہے، اس کو یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ شرم و حیا کرنے والے انسانوں کو سب سے زیادہ شرم و حیا اپنے ماں باپ کی، اور اپنے بڑوں اور محسنوں کی ہوتی ہے، اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بڑوں سے بڑا، اور سب محسنوں کا محسن ہے، لہٰذا بندہ کو سب سے زیادہ شرم و حیا اسی کی ہونی چاہئے، اور اس حیا کا تقاضا یہ ہو گا کہ جو کام اور جو بات بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کے حکم کے خلاف ہو، آدمی کی طبیعت اس سے خود انقباض اور اذیت محسوس کرے اور اس سے باز رہے، اور جب بندہ کا یہ حال ہو جائے تو اس کی زندگی جیسی پاک اور اس کی سیرت جیسی پسندیدہ اور اللہ کی مرضی کے مطابق ہو گی ظاہر ہے۔ (معارف الحدیث: مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ)

انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے

اداریہ

قارئین محترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امیدِ وافر بذاتِ غافر ہے کہ خبر نامہ انجمن ماہِ فروری 2021 کا یہ شمارہ آپ کو اور آپ کے اہل خانہ کو سلامتی صحت اور ایمان کی بہترین کیفیت کے ساتھ موصول ہو گا۔ آمین

قارئین محترم! انسان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ ناشکرا ہے، اور ناشکرے پن کی ایک بڑی وجہ وہ احساس محرومی ہے جو اپنے سے اوپر کے لوگوں کو دیکھ کر پیدا ہوتی ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس شخص کو دیکھو جو تم سے کم ہے (مال اور دولت میں اور حسن و جمال میں اور بال بچوں میں) اور اس کو مت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے۔" (صحیح مسلم حدیث: ۷۴۳۰)

شکر ادا کرنا بڑی عبادت ہے، اللہ کا شکر ادا کرنے سے اللہ کی نعمتوں میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ اور اللہ کی شکر گزاری کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی کسی نعمت کی ناقدری نہ کی جائے اور جو نعمت بھی انسان کو حاصل ہو اس کے متعلق یہ گمان نہ کرے کہ یہ میری قابلیت یا محنت کا نتیجہ ہے، بلکہ اسے اللہ کا انعام خیال کرے اور اس کا تہہ دل سے شکر ادا کرے۔ ورنہ اسی دنیا میں بہت قابل اور محنتی لوگ ہیں جن کی زندگیاں مصائب و آلام میں بسر ہوتی ہیں۔ لیکن وہ ہر تکلیف اور تنگی کو بھی قدرت کا فیصلہ سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں اور حرفِ شکایت زبان پر نہیں لاتے، صابر شاکر رہ کر ہی زندگی گزارتے ہیں۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ کا انسان کے بارے میں ایک ارشاد یہ بھی ہے کہ وہ بہت جلد مایوس ہو جاتا ہے۔ سورہ روم میں ارشاد الٰہی ہے کہ: انسان پر جب کوئی آفت آتی ہے تو وہ مایوس اور دل شکستہ ہو جاتا ہے۔ لیکن متوازن سوچ رکھنے والا انسان برے حالات میں بھی امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ یہ مایوسی انسان کو بسا اوقات خودکشی کی طرف بھی لے جاتی ہے۔ اس لیے احترامِ آدمیت کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی خود پُرامید رہ کر دوسروں کو بھی حوصلہ دے اور عملی طور پر بھی اپنی استطاعت کی حد تک اس کی اشک شوئی کرے، تاکہ وہ خود کو اس دنیا میں تنہا نہ سمجھے۔ مایوس آدمی زندگی کی جدوجہد بھی ترک کر دیتا ہے اور وہ کسی غیبی امداد کا منتظر بیٹھا رہتا ہے، جو کبھی نہیں آتی۔ جدوجہد وہی کر سکتا ہے جو مایوسی کو اپنے قرب پھٹکنے نہ دے۔ اپنے لیے تو سب ہی جیتے ہیں مگر اصل جینا تو وہ ہے جو دوسروں کے لیے ہو۔ یہی انسانیت کی معراج ہے۔

والسلام

ڈاکٹر محمد الیاس

مدیرِ تعلیم، انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی

تعارف

قرآن اکیڈمی ڈیفنس

بانیٔ محترم ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دستِ مبارک سے یکم رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ مطابق 18 مارچ 1991ء کو قرآن اکیڈمی ڈیفنس کا افتتاح فرمایا۔ قرآن اکیڈمی ڈیفنس ساحلِ سمندر کے ایک پُر فضا مقام پر واقع ہے جس کا مجموعی رقبہ تقریباً چار ہزار مربع گز ہے۔ ادارے کی عمارت میں دیگر شعبہ جات کے ساتھ ساتھ ایک وسیع و عریض مسجد بنام "مسجد جامع القرآن" قائم ہے جس میں تقریباً 5 ہزار افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ قرآن اکیڈمی ڈیفنس کے تحت درجِ ذیل شعبہ جات اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

1. شعبۂ تعلیم و تدریس

(الف) رجوع الی القرآن کورس (سال اوّل):

الحمدللہ 1991ء سے قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں رجوع الی القرآن کورس کے انعقاد کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک کل چھبیس کورس مکمل ہو چکے ہیں۔ قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں منعقد ہونے والے رجوع القرآن کورس سے متعلق مختلف ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ضمن میں فی الوقت 9 افراد مختلف نوعیتوں سے وابستہ ہیں، جن میں 5 کل وقتی جبکہ 4 جزو قتی طور پر وابستہ ہیں۔

(ب) شعبۂ حلقات و دوراتِ دینیہ:

- **مختصر دورانیہ کے کورسز**

کاروباری اور دیگر مصروفیات کے حامل افراد کے لیے شام کے اوقات میں ادارہ میں تجوید القرآن، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن اب آسان، آسان عربی گرامر اور آؤ قرآن سیکھیں کے عنوان سے کورسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جبکہ ہفتہ وار بنیادوں پر دورہ ترجمہ قرآن، Lessons of Arabic Language اور دیگر خصوصی محاضرات کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔

- **حلقۂ منتخباتِ علومِ دینیہ**

رجوع الی القرآن کورس کی تکمیل کرنے والے یا مساوی تعلیم کے حامل افراد کے لیے درسِ نظامی میں پڑھائے جانے والے علوم میں سے منتخب دینی علوم کی تحصیل کا موقع فراہم کرنے کے لیے "حلقہ منتخبات علومِ دینیہ" کے عنوان سے ہفتہ وار کورس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ کورس میں زاد الطالبین، تیسیر مصطلح الحدیث، التبیان فی علوم القرآن اور سلسلہ وار قرآن مجید کی صرفی و نحوی ترکیب کے مضامین کی تدریس کی جاتی ہے۔ کورس کے دوران خصوصی ورکشاپس کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔

(ج) شعبۂ دعوت و تبلیغ:

شعبۂ دعوت و تبلیغ کے تحت قرآن اکیڈمی میں منعقد ہونے والے دروس و بیانات کے ضمن میں خادمین کی دینی تربیتی کلاس اور فجر اور عصر کی نمازوں سے ملحق درسِ قرآن و درسِ حدیث، طہارت و عبادت کے بنیادی مسائل اور تزکیہ و احسان کے موضوع پر بیانات کا انعقاد ہوتا ہے۔

(د) تحریکی و خصوصی سرگرمیاں:

ادارہ ہٰذا میں تنظیم اسلامی کے تحت مختلف دینی تربیتی کورسز کا بھی انعقاد ہوتا ہے۔ اس ضمن میں ہفت روزہ مبتدی و ملتزم تربیتی کورسز کے علاوہ سہ روزہ امراء و نقباء اور مدرّسین تربیتی کورسز منعقد کیے جاتے ہیں۔ تنظیم اسلامی حلقہ کراچی جنوبی کے تحت سہ ماہی اجتماع، مدرسین، امراء، نقباء و معاونین کے لیے مختلف تربیتی کورسز کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔

2. شعبۂ کتب خانہ(قرآن لائبریری):

ادارے کے تحت ایک کتب خانہ بھی موجود ہے جس میں مختلف موضوعات پر مشتمل کتب کا ذخیرہ ہے جس سے ادارے کے اساتذہ اور باہر سے آنے والے دیگر حضرات مستفید ہوتے ہیں۔ لائبریری کا افتتاح یکم جنوری 2016ء کو سابق نگرانِ انجمن جناب حافظ عاکف سعید صاحب کے دستِ مبارک سے ہوا۔ لائبریری میں اس وقت موجودہ کتب کی کل تعداد 3500 ہے۔ مزید برآں لائبریری میں مختلف اخبارات و جرائد بھی مطالعہ کے لیے دستیاب ہوتے ہیں۔ لائبریری کو جدید خطوط پر آراستہ کیا گیا ہے اور ڈیجیٹل لائبریری کے لیے 5 عدد کمپیوٹرز فراہم کیے گئے ہیں جن میں مختلف تفاسیر، احادیثِ مبارکہ اور مختلف دینی لٹریچر پر مبنی کتب فراہم کی گئی ہیں۔ مزید برآں دروسِ قرآن اور مختلف دینی لیکچرز پر مشتمل آڈیوز اور ویڈیوز بھی دستیاب کی گئی ہیں۔

3. مسجد جامع القرآن:

(الف) نمازِ جمعہ:

مسجد جامع القرآن میں نمازِ جمعہ کی صورت میں ایک ہفتہ وار اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں خطابت کی ذمہ داری جناب عامر خان صاحب ادا کرتے ہیں۔ اجتماعِ جمعہ میں عوام الناس کی ایک کثیر تعداد شرکت کرتی ہے۔ یہ اجتماع بڑے پیمانے پر منبر و محراب سے اعلاء کلمۃ اللہ کی آواز بلند کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

(ب) مجالسِ نکاح:

مسجد جامع القرآن میں مجالسِ نکاح کا انعقاد بھی تواتر سے جاری رہتا ہے۔ جن میں خطبۂ نکاح کی وضاحت پر مشتمل دعوتی و اصلاحی بیان بھی شرکاء کے سامنے رکھا جاتا ہے۔

(ج) دورۂ ترجمۂ قرآن:

رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمہ قرآن کی محفل بھی مسجد کی پر نور فضا میں ہر سال منعقد کی جاتی ہے۔ ہر سال اوسطا 500 سے 600 حضرات و خواتین دورۂ ترجمۂ قرآن کی اس محفل میں شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ ابتدائی راتوں، weekends اور طاق راتوں میں یہ تعداد 1000 سے تجاوز کر جاتی ہے۔

(د) نمازِ تراویح:

جو حضرات دورۂ ترجمۂ قرآن کے طویل پروگرام میں شرکت نہیں کر پاتے اُن کے لیے مسجد جامع القرآن کے گراؤنڈ فلور پر ستائیس روزہ نمازِ تراویح کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ اس محفل میں اوسطاً 400 حضرات شریک ہوتے ہیں۔

(ہ) اعتکاف:

مسجد جامع القرآن میں رمضان المبارک کے آخری عشرے میں شہر بھر سے افراد کی ایک بڑی تعداد اعتکاف کرتی ہے، اس اعتکاف میں معتکفین حضرات نہ صرف شب بھر قرآن مجید کے ذریعے اپنے ایمان کی آبیاری فرماتے ہیں بلکہ دن کا بھی اکثر و بیشتر حصہ مسجد انتظامیہ کی جانب سے منعقد کیے جانے والے تربیتی کورسز میں شریک ہو کر بنیادی دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ معتکفین کی تعداد اوسطاً 200 سے زائد رہتی ہے جن کے لیے طعام کا اہتمام بھی اکیڈمی ہی کی جانب سے کیا جاتا ہے۔

4. شعبۂ مدرسۃ البنین و البنات

قرآن اکیڈمی ڈیفنس کے زیر اہتمام مدرسۃ البنین والبنات کا قیام 1998ء میں عمل میں آیا اور الحمدللہ تاحال بچوں اور بچیوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے یہ شعبہ اپنی خدمات بہترین طریقے سے انجام دے رہا ہے۔ مدرسہ میں بچوں اور بچیوں کو علیحدہ علیحدہ قاعدہ اور ناظرہ قرآنِ حکیم کی تعلیم کے ساتھ بنیادی دینی تعلیمات سے بھی آراستہ کیا جاتا ہے۔ جن کا تعلق طہارت، نماز، معمولاتِ زندگی اور اخلاقیات و آداب سے ہے۔ قرآنِ کریم کی تعلیم باقاعدہ قواعدِ تجوید کے ساتھ ہوتی ہے اور اخلاقی تربیت کے لیے ہفتہ وار لیکچر کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ بچوں اور بچیوں کی تعلیمی اور انتظامی پیش رفت سے والدین کو مطلع کیا جاتا ہے، اس کے لیے سالانہ امتحانات، ششماہی امتحانات اور ہر ماہ ٹیسٹ کا انعقاد کیا جاتا ہے، جس کی باقاعدہ رپورٹس والدین کو ارسال کی جاتی ہیں۔ الحمدللہ مدرسہ ہٰذا میں شعبہ حفظ بھی موجود ہے۔

5. شعبۂ خواتین:

ایک مثالی معاشرے اور ایک اچھے مستقبل کے لیے ایک ماں کی اچھی تربیت کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس ضرورت کے پیش نظر شعبۂ خواتین میں وقتاً فوقتاً دینی محاضراتِ قرآنی کا اہتمام کیا جاتا ہے جن میں پیغامِ قرآن (ویڈیوز)، خلاصہ مضامینِ قرآن (یکم سے 20 رمضان تک)، Ramadan Active (بچوں اور بچیوں کے لیے)، ناظرہ قرآن اور تربیتی کلاس برائے اسٹاف شامل ہیں۔ ماہِ فروری 2021ء سے بچیوں کے لیے بھی حفظ کی کلاسز کا آغاز کیا جارہا ہے۔

6. شعبۂ مکتبہ:

بانیٔ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تحریروں اور بیانات سے استفادہ کے لیے ادارے کے تحت ایک مکتبہ بھی موجود ہے جس میں بانیٔ محترم کے علاوہ انجمن کے دیگر مدرسین کی کُتب، CD's، DVD's، میموری کارڈز اور USBs وغیرہ دستیاب ہوتی ہیں۔ جمعۃ المبارک کے دن مسجد کے باہر مکتبہ کا خصوصی بندوبست کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک اور دیگر تقریبات میں مسجد کے باہر خصوصی مکتبہ لگایا جاتا ہے۔ مزید برآں مکتبہ کے تحت قرآن فہمی کورس اور دیگر حلقات و دورات کی نصابی کتب اور CDs و DVDs وغیرہ کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

7. شعبہ اطلاعاتی تکنیکات (IT):

اس شعبہ کے تحت قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں موجود کمپیوٹرز، سرورز، ملٹی میڈیا، پرنٹرز، اسکینرز، فوٹو کاپی مشین، بایومیٹرک Attendance ڈیوائسز، UPS، نیٹ ورک سوئچ؛ وائی فائی راؤٹرز اور دیگر آلات وغیرہ کی دیکھ بھال اور مرمت وغیرہ کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ تمام کمپیوٹرز پر درکار سافٹ ویئرز کی انسٹالیشن، نیٹ ورک مینجمنٹ مع ٹربل شوٹنگ اور انٹرنیٹ کی ہمہ وقت بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنانا بھی اسی شعبہ کا کام ہے۔ نیز انجمن خدّام القرآن کے

تحت منعقد ہونے والے آن لائن کورسز میں تکنیکی معاونت بھی یہی شعبہ فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں مسجد اور اکیڈمی میں نصب ساؤنڈ سسٹم کی دیکھ بھال اور مرمت بھی اسی شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

8. شعبہ انتظامی اُمور:

شعبہ انتظامی اُمور کے تحت ادارہ کی صفائی ستھرائی، طلباء و اسٹاف کے لیے ٹرانسپورٹ، طعام گاہ، نکاح، جمعہ، عیدین و دیگر تقریبات کے انتظامات، مہمان خانہ اور سیکیورٹی کے انتظامات کے فرائض انجام دیئے جاتے ہیں۔

9. شعبہ تعمیر و مرمت:

یہ شعبہ اکیڈمی اور مسجد کی تعمیر و مرمّت کے علاوہ ہر چھوٹے بڑے سامان بشمول الیکٹرک و الیکٹرانک آلات کی Maintenance کی ذمہ داری ادا کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ سولر سسٹم اور RO پلانٹ کی مستقل دیکھ بھال اور مرمت بھی اسی شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

10. قرآن اسٹوڈیو:

اکیڈمی ہذا میں انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی کے شعبۂ سمع و بصر کے تحت 2003ء سے قرآن اسٹوڈیو بھی کام کر رہا ہے جس میں مختلف مدرّسین کے محاضرات اور دُروس کی معیاری آڈیو اور ویڈیو ریکارڈنگز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسٹوڈیو میں جدید پروفیشنل آلات دستیاب ہیں۔ ریکارڈنگ کے بعد جدید کمپیوٹر اور پروفیشنل سافٹ ویئرز کے ذریعہ اِن تمام پروگراموں کی ایڈیٹنگ کی جاتی ہے۔ بعد ازاں اِن پروگراموں کو عوام الناس کے استفادہ کے لیے DVDs اور انٹرنیٹ کے علاوہ مختلف ٹی وی چینلز پر نشر کروانے کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ مذکورہ بالا تمام دینی مساعی میں اخلاص پیدا فرما کر تمام وابستگانِ ادارہ کے لیے آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

اسرائیل کو کیوں نہ مانیں؟

راحیل گوہر صدیقی

قوم یہود چالبازیوں، مکاریوں، ریشہ دوانیوں؛ اور ظلم و بربریت کا ایک ایسا عفریت ہے جس نے پوری دنیا اور خصوصاً عالم اسلام کا جینا حرام کیا ہوا ہے۔ سفاکیت، درندگی اور غیر انسانی سلوک اس قوم کی فطرت ثانیہ ہے۔ مسلمانوں کے خون کا پیاسا اسرائیل اپنی دفاعی قوت اور عالمی طاقتوں کی پشت پناہی کے بل پر گھمنڈ، تکبر اور حیوانیت کی تمام سرحدیں پھلانگ گیا ہے۔

قومِ یہود کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ صورت حال واضح ہوتی ہے کہ انیسویں صدی کے آخر میں شروع ہونے والی ایک منظم اور مربوط تحریک "زاؤنسٹ (Zionist) تحریک" تھی۔ جس کا بانی مشہور یہودی لیڈر تھیوڈور ہرتزل تھا۔ یہ ایک ایسی تحریک تھی جس نے انسانیت کے اعلیٰ معیارات اور اخلاقی قدروں کو پامال کر دیا۔ اس تحریک میں یہ طے کیا گیا کہ فلسطین پر دوبارہ قبضہ کر کے ہیکل سلیمانی کی از سر نو تعمیر کی جائے۔ اس سلسلے میں یہودی سرمایہ داروں نے بڑے پیمانے پر مالی امداد فراہم کی کہ فلسطین منتقل ہونے والے یہودی خاندان وہاں زمینیں خریدیں اور منظم طریقے سے اپنی بستیاں بسائیں۔

1901 میں ہرتزل نے سلطان عبد الحمید خان (سلطان ترکی) کو باقاعدہ پیغام بھجوایا کہ یہودی ترکی کے تمام قرضے ادا کرنے کو تیار ہیں، آپ فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن بنانے کی اجازت دے دیں۔ مگر سلطان نے اس پیغام پر کسی ڈر اور خوف کے بغیر صاف کہہ دیا کہ "جب تک میں زندہ ہوں اور جب تک ترکی سلطنت موجود ہے اس کا کوئی امکان نہیں ہے کہ فلسطین یہودیوں کے حوالے کیا جائے۔ تمہاری دولت پر میں تھوکتا ہوں"۔ چنانچہ اس واقعہ کے فوراً ہی بعد سلطان عبد الحمید کا تختہ الٹنے کی سازشیں شروع ہو گئیں۔ اس سازش میں فری میسن اور وہ مسلمان نوجوان شریک تھے جو مغربی تعلیم کے زیر اثر آکر ترکی قوم پرستی کے علمبردار بن گئے تھے۔ ان لوگوں نے ترکی فوج میں اپنے اثرات پھیلائے۔ چناچہ سات سال کے اندر ان کی سازشیں رنگ لائیں اور سلطان عبد الحمید کو معزول کر دیا گیا۔ دراصل ہر وہ چیز اور اصول جو یہودی قوم کے مفاد میں ہو، وہ جائز اور اچھائی کی سند رکھتی ہے۔ خواہ اس کے حصول کے لیے پوری عالم انسانیت کو تہہ تیغ کرنا پڑے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں!

14 مئی 1948ء کو عین اس وقت جب کہ اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی فلسطین کے مسئلے پر بحث کر رہی تھی، یہودی ایجنسی نے رات کے دس بجے اسرئیلی ریاست کے قیام کا باقاعدہ اعلان کر دیا۔ جس میں اندرونی طور پر برطانیہ اور امریکا کی پوری سرپرستی اسرائیل کو حاصل تھی۔ یہی سبب ہے کہ سب سے پہلے امریکا اور روس نے آگے بڑھ کر اس کو تسلیم کیا۔ حالانکہ اس وقت تک اقوامِ متحدہ نے یہودیوں کو فلسطین میں اپنی قومی ریاست قائم کرنے کا مجاز نہ کیا تھا۔ اس اعلان کے وقت 6 لاکھ سے زیادہ عرب گھر سے بے گھر کیے جا چکے تھے۔ اور اقوامِ متحدہ کی تجویز کے بالکل خلاف یروشلم (بیت المقدس) کے آدھے حصے پر اسرائیل قبضہ کر چکا تھا۔ اسرائیل کے قیام کے موقع پر بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے یہ تاریخی جملہ کہا تھا (Israel is an illegitimate child of the West) یعنی اسرائیل مغرب کا ناجائز بچہ ہے! پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان نے اپنے دورہ امریکا کے دوران یہودیوں کی طرف سے متعدد مالی مراعات کی پیش کش کے جواب میں کہا تھا: (Gentlemen our Souls are not for sale) "ہماری روحیں بکاؤ مال نہیں ہیں"۔

یہودی مملکت کے قیام سے لے کر تاحال اسرائیل کا وجود عالم انسانیت پر سرطان کے پھوڑے کی مانند پھیلتا جارہا ہے۔ اور اس کی زہر آمیزی دنیا کے ہر قوم اور خاص طور پر امت مسلمہ کے لیے انتہائی ہلاکت خیز بنی ہوئی ہے۔ اور امن عالم کا بہت بڑا ٹھیکیدار امریکا انسانی حقوق کی پامالی اور ظلم و دہشت گردی پر خاموش تماشائی بنا ہوا ہے اور صیہونیوں کی پیٹھ تھپتھپا رہا ہے۔

پہلی جنگ عظیم کی بنیادی وجہ بھی یہودی حکومت کا بالفعل قیام تھا۔ تاہم یہ حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ محض فلسطین کا قیام ہی ان کا مطمح نظر نہیں ہے، بلکہ یہودیت کے علاوہ تمام مذاہب کا خاتمہ، تمام غیر یہودی اقوام کو اپنا غلام اور اپنا دست نگر رکھنا ان کے ایجنڈے کا اصل منشور ہے۔ اپنی نسلی تفاخر کے سبب وہ جینے کا حقدار صرف یہودی قوم کو سمجھتے ہیں۔ نزول قرآن کے وقت بھی وہ اللہ کی چہیتی قوم ہونے کے دعوے کرتے تھے۔ جس پر قرآن نے ان کے اس جھوٹے دعوے کی تردید کرتے ہوئے یوں تبصرہ کیا:

ترجمہ: "اور یہ کہتے ہیں (دوزخ کی) آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی۔ ان سے پوچھو کیا تم نے اللہ سے اقرار لے رکھا ہے کہ اللہ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرے گا۔ (نہیں) بلکہ تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہو، جن کا تمہیں مطلق علم نہیں۔" (البقرہ:۸۰)

آگے چل کر سورۃ البقرہ کی آیت:۹۴ میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "کہہ دو کہ اگر آخرت کا گھر اور لوگوں (یعنی مسلمانوں) کے لیے نہیں ہے اور اللہ کے نزدیک تمہارے لیے ہی مخصوص ہے، اگر تم سچے ہو تو موت کی آرزو تو کرو۔"

بدقسمتی سے دنیائے اسلام میں عام طور سے معاملات ان لوگوں کے ہاتھ میں ہیں جو اپنے مغربی آقاؤں کے سبق کو دہرانے میں ہی اپنے کامیابی سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ صریح دھوکا اور فریب ہے، یہود و نصاریٰ کو اپنا آقا، مشکل کشا اور حاجت روا سمجھ کر مسلمان خوش فہمی اور خود فریبی کے حصار میں پھنستے چلے جارہے ہیں۔ جس سے باہر نکلنا اب ان کے لیے ناممکن نہیں تو مشکل تر ہو گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: "اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور جو کوئی ان کے ساتھ دوستی کرے تو وہ انہیں میں سے ہے۔ اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔" (المائدہ:۵۱)

اس وقت کی صورت حال یہ ہے کہ بڑی طاقتوں کی طرف سے اسلامی ممالک اور خاص طور سے پاکستان پر، جو پہلے ہی سے ان کا اصل ہدف اور ان کی آنکھ کا کانٹا بنا ہوا ہے۔ اسرائیل کو تسلیم کرنے پر دباؤ ڈالا جارہا ہے جس کی شدت میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ عرب ممالک مخمصہ کا شکار ہیں، ترقی پزیر اسلامی حکومتیں لرزہ براندام ہیں کہ کیا فیصلہ کریں۔ پاکستان کے بارے میں تو اسرائیل کے پہلے وزیر اعظم بن گوریان نے پیرس میں، 1967ء کی جنگ میں فتح کا جشن بناتے ہوئے کہا تھا کہ: "یہ عرب ہر گز ہمارے مقابل نہیں آسکتے۔ ہمارا اصل دشمن اور حریف پاکستان ہے، کیونکہ پاکستان واحد اسلامی نظریاتی ملک ہے۔"

قوم یہود کی اس کینہ فطرت روش کے پیش نظر کیا پاکستان کے لیے اسرائیل کو تسلیم کرنے کا کوئی جواز بنتا ہے؟ جبکہ اسرائیل کا اصل ہدف ہی پاکستان ہے، اور وہ اس کی نظریاتی بنیادوں کو جڑ سے اکھیڑنے کے لیے ہمہ وقت اور ہمہ جہت کوشاں ہے۔ اور کیا اسرائیل کو تسلیم کر لینے کے بعد پاکستان کی سلامتی اور بقا کی کوئی ضمانت دی جاسکتی ہے؟ یہ خیال ہے جو محال ہے!

پاکستان کی پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا سے تعلق رکھنے والی ایک مخصوص لابی ماضی کی طرح پھر اس نکتہ کو لے کر سرگرم ہے کہ اسرائیل کو تسلیم

کر لینے میں آخر حرج ہی کیا ہے؟ پھر اسرائیل کو تسلیم کر لینے کے بعد بے شمار مالی اور دنیاوی فوائد بھی گنوائے جا رہے ہیں۔ اور انکار کی صورت میں ڈھکے چھپے الفاظ میں اور اشارے کنائیوں میں سنگین نتائج بھگتنے کی دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں۔ اور اپنے موقف کو درست ثابت کرنے کے لیے یہ دلیل بھی دی جا رہی ہے کہ جب متحدہ عرب امارات اور بحرین نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا ہے اور سوڈان کو مراعات سے نوازا جا رہا ہے تو پھر پاکستان کے لیے اسرئیل کو تسلیم کرنے میں قباحت کیا ہے آخر؟ یہ ابن الوقت قسم کے لوگ ہیں ان کی سوچ اپنے وجود کی سیوا تک ہی محدود رہتی ہے۔، انہیں اس حقیقت کا قطعی ادراک نہیں ہوتا کہ ایک مسلمان کی عزت نفس اور اس کی دینی غیرت و حمیت کا کیا مقام ہے۔ ان کی اسی کمزوری، مفاد پرستی اور اخلاقی کجروی نے دشمن اقوام کے حوصلے بلند کیے ہیں اور آج ان کے ہاتھ ہمارے گریبان تک پہنچے ہوئے ہیں۔

اگر آج پاکستان اپنی نظریاتی اور جغرافیائی حیثیت کو فراموش کر کے اور بڑی طاقتوں کے دباؤ میں آکر اسرائیل کو تسلیم کر لیتا ہے تو نہ صرف یہ کہ اسرائیل کے زہر آلود خنجر کی نوک ہمیشہ اس کی رگِ جاں پر ٹکی رہے گی، بلکہ وہ کشمیر کے معاملے پر آواز اٹھانے کے قابل بھی نہیں رہے گا۔ اسے کشمیر کی حمایت سے بھی دست بردار ہونا پڑے گا۔ اور پھر کسی بھی مظلوم کے لیے پاکستان کی آواز صدا بصحرا ثابت ہو گی۔ کیونکہ کسی مظلوم کی داد رسی کے لیے ضروری ہے کہ اپنے قدم مضبوط ہوں اور آہنی دیوار بن کر دشمن کے سامنے کھڑے ہونے کی ہمت اور پہاڑ جیسی استقامت موجود ہو، ورنہ ریت کی دیوار کو تو تیز ہواؤں کے جھکڑ بھی گرا دیتے ہیں۔ چنانچہ ہر قسم کی خود ساختہ مصلحت اندیشی، بیرونی دباؤ اور داخلی سطح پر مفاد پرستوں کی خوشنودی کے لیے اس گمبھیر معاملے میں حکومت پاکستان کا لچک پیدا کرنا ملک کی نظریاتی جڑوں پر خود کلہاڑی چلانے کے مترادف ہو گا۔ اسرائیل تو وہ مغضوب علیہم قوم ہے جن پر خالق کائنات نے ہمیشہ کے لیے ذلت و مسکنت تھوپ دی ہے۔ یہ دھتکاری ہوئی قوم آج جس سرزمین پر مجتمع ہو کر اور عیسائیت کی بیساکھیوں پر کھڑے ہو کر اپنی قوت، گھمنڈ اور اپنے نسلی تفاخر پر پھولے نہیں سما رہی ہے، وہی سرزمین ان کے لیے ایک دن ان کا اجتماعی قبرستان بننے والی ہے۔ کاش یہ سمجھ سکتے!

کتابیات:

1۔ ترجمہ قرآن حکیم مولانا فتح محمد جالندھریؒ

2۔ یہودیت قرآن کی روشنی میں سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

3۔ مشرق وسطیٰ اور عالم اسلام پیر محمد فضل حقؒ

☆...☆...☆

جنت کے حقدار کون لوگ ہیں؟

سید سلیم الدین ☆

شعور اور گویائی دو ایسے وصف ہیں جس نے انسان کو دنیا کی تمام مخلوقات سے اشرف بنایا ہے۔ اور اس شرف کی بنیاد پر ہی اسے اس کائنات کے اسرار و رموز سے آگاہی بھی عطا کی گئی جو اس کے لیے ذہنی اور روحانی ترقی کی معراج تک لے جانے کا ذریعہ بنی ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ترجمہ: "اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو جنگل اور دریا میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی" (بنی اسرائیل ۷۰) تاہم اللہ کی عطا کی ہوئی ان نعمتوں سے وہی بہرہ مند ہو سکتا ہے جو اللہ کی دی ہوئی ہدایات کے تحت زندگی گزارے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: "جب میری طرف سے ہدایت پہنچے تو (اس کی پیروی کرنا) جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے" (البقرہ ۳۸)

اس دنیا کی زندگی محض چند روزہ ہے۔ یہ رنگ و بو کی دنیا، یہ عیش و عشرت کے لمحات، طاؤس و رباب کی سحر آمیز محفلیں، رقص و سرور کے کیف آلود روز و شب، انسان کو انتہائی مرغوب لگتے ہیں، مگر موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جو ان تمام خوابیدہ اور ہوش ربا لذتوں کو ملیامیٹ کر دیتی ہے۔ اور اس موت سے تو بھاگنا کسی انسان یا حیوان کے لیے ممکن ہی نہیں ہے۔ بقول شاعر ؎

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

ارشاد رب العزت ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَآ إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ (آل عمران ۱۸۵)

(ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور تمہیں قیامت کے دن پورے پورے بدلے ملیں گے پھر جو کوئی دوزخ سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا سو وہ پورا کامیاب ہوا اور دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کی پونجی کے اور کچھ نہیں)

یہ دنیا دارالامتحان ہے اور امتحان کا نتیجہ بھی ضرور نکلتا ہے اور نتیجے کے اعتبار سے انعام ملتا ہے۔ قرآنِ حکیم کی چشم کشا آیات اور بصیرت افروز احادیث مبارکہ سے اس حقیقت کا واضح اظہار ہوتا ہے۔ بندہ مومن کے لیے بھی یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے' چناں چہ اس کی کامیابی کا معیار اللہ رب العزت نے سورہ ال عمران ۱۸۵ میں فرمایا کہ :

فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ "جو کوئی دوزخ سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا سو وہ پورا کامیاب ہوا"۔ آمین

کامیابی کا انعام رب العالمین کی جانب سے جنت ہے۔ اب اگر مسافر میں منزل تک پہنچنے کا شوق ہو تو رستہ میں آنے والے مصائب و مشکلات جتنے بھی کٹھن ہوں اُن سے پریشان ہوئے بغیر بندہ اپنی جستجو و شوق میں سرگرداں اپنی منزل مراد کی جانب گامزن رہتا ہے۔ حصول جنت اور یہ بشارت کن خوش نصیبوں کے لیے ہیں'

ان کے بارے میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یوں کہا کہ میں اللہ کے رب ہونے پر ' اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

نیک اور صالحین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴﴾ (الاحقاف:۱۳-۱۴)

"بے شک جنھوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے پھر اس پر جم گئے پس ان کو کوئی خوف نہ ہو گا اور نہ یہ غمزدہ ہوں گے یہ جنت والے ہیں وہ اس میں رہیں گے ہمیشہ ہمیش ' یہ بدلہ اُن اعمال کا جو یہ کرتے رہے ہیں"۔

ایک اور موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان کے جنہوں نے انکار کیا ' صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! انکار کون کرے گا ؟ فرمایا کہ جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔
(صحیح بخاری)

ازروئے قرآنِ حکیم انسان کی سب سے بڑی کامیابی کو ان الفاظ میں نمایاں کیا گیا ہے :

قَالَ اللّٰہُ ہٰذَا یَوۡمُ یَنۡفَعُ الصّٰدِقِیۡنَ صِدۡقُہُمۡ ؕ لَہُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۱۹﴾ (المائدہ:۱۱۹)

"اللہ فرمائے گا یہ دن ہے جو سچوں کو اُن کی سچائی کا فائدہ دے گا اُن کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے سے جاری ہوں گی نہریں وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہوں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے"۔

حضرت حارثہ بن وھب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' کیا تمہیں بتاؤں جنت میں جانے والے لوگ کون ہیں؟ '' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیوں نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' ہر ناتواں ' لوگوں کے نزدیک کمزور (لیکن اللہ کے نزدیک برگزیدہ) اگر (کسی معاملے میں) اللہ کی قسم کھالے تو اللہ اسے سچا کر دے پھر فرمایا '' کیا میں تمہیں جہنم میں جانے والے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا : کیوں نہیں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' ہر جھگڑالو ' بداخلاق اور تکبر کرنے والا۔ '' (مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا '' جس نے دو لڑکیوں کو ان کے جوان ہونے تک پالا پوسا قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کو آپس میں ملایا۔ '' (مسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : '' میں تم کو جنتی عورت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ کون ہے۔ '' ہم نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمایئے ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "زیادہ بچے جننے والی ' جب غصہ ہو جائے یا اسے کچھ بُرا بھلا کہہ دیا جائے یا اس کا شوہر ناراض ہو جائے تو یہ عورت (شوہر کو راضی کرتے ہوئے کہے) میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے میں اس وقت تک نہ سوؤں گی جب تک تم خوش نہ ہو جاؤ"۔ (ترغیب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا کوئی اور ہو، تو وہ اور میں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح (ساتھ ساتھ) ہوں گے۔" امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا (مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتیوں کے بارے میں یہ بھی فرمایا'' حافظ قرآن جب جنت میں داخل ہو گا تو اسے کہا جائے گا 'قرآن کی تلاوت کرتا جا اور درجے چڑھتا جا' چنانچہ وہ ہر آیت کے بدلہ میں ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا حتیٰ کہ آخری آیت تک پہنچ جائے گا جو اسے یاد ہو گی اور وہی اس کا (مستقل) درجہ ہو گا۔" (بخاری)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی للہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' لوگو! سلام پھیلاؤ (یعنی کثرت سے کیا کرو) کھانا کھلاؤ (لوگوں کو) اور جب (دوسرے) لوگ سو رہے ہوں تو نماز (تہجد) پڑھو (ان اعمال کے نتیجے میں) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔ (ترمذی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' اس شخص کی ناک خاک آلود ہو' رسوا اور ذلیل ہو ہلاک ہو' جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا پھر (ان کو راضی کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔'' (مسلم)

خواتین کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارکہ ہے :

''جو خاتون اِس حال میں وفات پا گئی کہ اُس کا شوہر اُس سے راضی تھا تو وہ جنت میں داخل ہو گئی''۔ (ترمذی) مزید ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

''عورت جب پنج وقتہ نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور پاک دامن رہے اور (شرعی امور میں) اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو اُس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے''۔ (مسند احمد)

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا'' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! فلاں عورت دن کو روزے رکھتی ہے رات کو قیام کرتی ہے لیکن ہمسائیوں کو اذیت پہنچاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' یہ عورت جہنم میں ہے''. پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے (ایک دوسری عورت کے بارے میں) عرض کیا'' فلاں عورت صرف فرض نماز ادا کرتی ہے اور پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے لیکن ہمسائیوں کو اذیت نہیں پہنچاتی'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' یہ عورت جنتی ہے '' (مسند احمد)

جنت میں داخلہ کے وقت اہل جنت کی زبان پر جو ترانہ حمد ہو گا قرآن حکیم میں اس کی یوں عکاسی کی گئی ہے :

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ (الزمر: ۷۴-۷۳)

ترجمہ : ''اور چلایا جائے گا انھیں جو اپنے رب کی نافرمانی سے بچے ہوں گے جنت کی جانب گروہ در گروہ یہاں تک کے جب اس کے دروازوں کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھولے جائیں گے تو جنت کے داروغہ اُن سے کہیں گے تم پر سلامتی ہو خوش ہو جاؤ اس جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ اور اہل جنت کہیں گے کُل تعریف و شکر اللہ کے لیے ہے جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں اس زمین کا مالک بنایا کہ اس جنت میں ہم جہاں چاہیں رہیں عمل کرنے والوں کے لیے کیسا اچھا بدلہ ہے''۔

اس دنیا میں دو قسم کے انسان ہوتے ہیں ایک وہ ہیں جنھیں سن شعور تک پہنچنے کے بعد زندگی کی آخری سانس تک آخرت سنوارنے ' بنانے اور وہاں کی فلاح و کامرانی کی فکر لاحق رہتی ہے۔ اور وہ اسی اڈھیر بن میں لگے رہتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ اُس دوسرے جہاں کی نعمتیں اور وہاں کے بیش بہا انعام واکرام سے ان کا دامن خالی رہ جائے۔ یہ دنیا کی زندگی بھلی بری جیسی بھی گزرتی ہے گزر جائے لیکن آخرت کے خسران سے بچا جائے۔ بس تمام عمر یہی فکر انہیں دامن گیر رہتی ہے۔

اس کے برعکس لوگوں کی اکثریت ان کی ہے جو اس دنیا ہی میں سب کچھ پا لینے کی تگ و دو میں لگے رہتے ہیں ' اس دنیا کی آرائش و زیبائش ' عیش و طرب کی زندگی ' اکل و شرب کی لذتیں اور نفسانی اور شہوانی جذبات و میلانات کی تسکین ہی ان کی زندگیوں کا مقصد و محور ہوتا ہے۔ اگرچہ اللہ تو اپنے بندوں کو بار بار اپنی طرف پلٹنے کے بے شمار مواقع فراہم کرتا ہے ' لیکن وہ پھر بھی خوابِ غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔

اسلام میں عبادات کا نظام انسان کو ان بھاری ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کے لیے تیار کرتا ہے جو اسلامی اقدار و نظریے اور عقائد کی آبیاری اور ان میں استحکام پیدا کرنے کے لیے ہیں اور ان میں سب سے اہم اور مؤثر چیز تقویٰ ہے جو انسان کے تمام اعمال صالحہ کی جڑ اور بنیاد ہے۔ اور تقویٰ کے بغیر انسان کا ہر عمل بے روح اور بے اثر ہوتا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے : " مؤمنوں اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا " (آلِ عمران ۱۰۲) گویا تقویٰ کی حالت میں مرنا ہی اصل موت ہے جس سے انسان کی آخرت میں نجات کی امید کی جاسکتی ہے اور جنت کا حصول بھی آسان ہو جاتا ہے اور یہی انسان کی عظیم تر کامیابی ہے۔

اللھم اجعلنا منھم!

☆ مدیر ' قرآن اکیڈمی ' یٰسین آباد ' انجمن خدام القرآن ' سندھ ' کراچی

حیا، ایمان اور اخلاقی اقدار

ابو عدیل صدیقی

عقل سلیم انسان کو وہ فہم و فراست عطا کرتی ہے جو اس کے دنیوی نفع و نقصان کی پرکھ کے لیے لازمی ہے اور دین کی صحیح بصیرت کے حصول میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے، اسی لیے عقل استعمال کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ لیکن یہ بھی اس دنیا کی سچائی ہے کہ اس کرہ ارض پر انسانوں کی اکثریت ایک مخصوص قسم کا تقلیدی ذہن لے کر پیدا ہوتی ہے جن طور طریقوں اور رسم و رواج کو مانا جارہا ہوتا ہے، انسان اسی کو مانتا ہے اور اس پر عمل شروع کر دیتا ہے، یہ سوچے سمجھے بنا کہ کیا غلط ہے اور کیا صحیح۔ پھر معاشرے کا دباؤ اچھائی اور برائی کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کی نہ اجازت دیتا ہے اور نہ تقلید اور نقالی سے نجات پانے کی خود انسان میں جرأت ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا واضح حکم ہے کہ :

"نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔" (المائدہ : ۲)

تقدس اور آباء پرستی کی راہ پر چل کر انسان بسا اوقات خود اپنے لیے تحقیق و تجسّس کے دروازے بند کر لیتا ہے۔ حدیث مبارکہ کے مطابق ہر انسان خطاکار ہے۔ اس لیے کسی بھی انسان کے طرز عمل کو حق و صداقت کے معیار پر جانچے بغیر اس پر خود بھی عمل شروع کر دینا، محض اس بنا پر کہ جس کی تقلید کی جارہی ہے وہ عمر میں بڑا ہے یا علمی اعتبار سے کسی بلند مقام پر ہے اس لیے اس کی ذات اور اس کا ہر عمل قابل تقلید ہے، یہ چیز فہم و فراست اور بصیرت و دانش کے منافی ہے۔ بلا شبہ ہمیں اپنے معاشرے میں حفظِ مراتب کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے کہ " گر فرقِ مراتب نہ کنی، زِندیقی " تاہم اس کے ساتھ یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ یہ روش کہیں انسانیت کی تذلیل اور اللہ کی ناراضی کا سبب تو نہیں بن رہی۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر کوئی رسم، کوئی رواج، گیان دھیان سب اپنی آخرت کھوٹی کرنے کا باعث ہو سکتا ہے۔

اس تناظر میں دیکھا جائے تو یہود و ہنود و نصاریٰ کے کئی رسم و رواج شرم و حیا اور اخلاقی گراوٹ کا مظہر ہیں۔ جسے ہمارے معاشرے کا ایک مخصوص طبقہ بھی بڑے زور و شور سے مناتا ہے۔ اور اپنی روشن خیالی کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ اور المیہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں یہ سب شرم و حیا سے عاری رسومات حکومت کی سرپرستی میں انجام دی جاتی ہیں۔ اور اب تو نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ اپنے دنیاوی اغراض و مقاصد کے لیے ہولی اور دیوالی کی رسومات میں بھی ملک کے سیاستدان اور ارباب اختیار بڑے فخر سے شامل ہوتے ہیں اور اسے قومی یکجہتی کا تقاضا قرار دیتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ خنّاس بیٹھا ہوا ہے کہ ہمارے طرزِ عمل سے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو تو کوئی مضائقہ نہیں، ہمارے ووٹ بنک میں کمی نہیں ہونی چاہیے۔

عقیدے اور عمل کا فساد وبائی امراض کی طرح ہوتا ہے جو تیزی سے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ قوم کی دینی اور اخلاقی حمیت کو برقرار رکھنے کا سب سے موثر ذریعہ یہ ہے کہ ہر فرد میں غیرتِ ایمانی اور اخلاقی اقدار موجود ہوں، جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جامع لفظ "حیا" سے تعبیر کیا ہے۔ غیروں کی نقالی کر کے ان کے اخلاق سوز اور بے ہودہ رسم و رواج کو اپنا کر ہم اپنی حیا کی پامالی کر کے اپنے ایمان کو بھی خطرے میں ڈالتے ہیں، کیونکہ حیا اور ایمان باہم لازم و ملزوم ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ : "حیا ایمان کی ایک اہم شاخ ہے" (متفق علیہ) حیا ہی وہ اہم انسانی جوہر پاکیزہ ہے جو انسان کو کئی برائیوں اور زیغ و ضلال اور فکری گمراہیوں سے دور رکھتی ہے۔ اسی لیے اغیار کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ

کسی طرح سے امت مسلمہ کے فکر و عمل سے حیا کو نکال دیا جائے ' ایمان از خود اپنا وجود کھو دے گا۔ چنانچہ بے ہودہ رسومات ' اخلاقی گراوٹ میں ڈوبے کھیل تماشے ' فلموں اور غیر شائستہ ڈراموں کے ذریعے سے امت مسلمہ کے قلوب و اذہان کو پراگندہ کرنا ان کا مشن ہے۔

ہمیں چاہیے کہ دشمنان اسلام کی ان سر گرمیوں کی طرف سے اپنی آنکھیں کھلی رکھیں اور اپنے بچوں کی دین و ایمان کی کھیتی کو بھی ضلالت و خرافات کی آگ سے دور رکھنے کی ہر وقت فکر رکھیں۔ ان کی تربیت اسلامی خطوط پر کریں تا کہ ان کی دین اور دنیا دونوں سنور جائیں۔ ارشاد ربانی ہے :

" مومنوں ! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم (کی آگ) سے بچاؤ ' جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں ' جو ارشاد اللہ ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں"۔ (التحریم : ٦)

حکمت و دانش

جن معاشروں میں اہلِ فکر و دانش منصب و اقتدار کے لیے کوشاں ہوں، عیش و عشرت، چمک دمک، ناؤنوش اور کام و دہن کی لذتوں سے آگے دیکھنا اور سوچنا محال ہو وہاں جو کچھ بھی ہو جائے یا عذابِ الٰہی آئے کم ہے۔ اللہ کی نافرمانیوں کی وجہ سے جب عذاب آتا ہے تو اس خاموش اکثریت کو بھی نیست و نابود کر دیتا ہے جن کی مجرمانہ خاموشی کی بدولت برائیوں اور عوارض کو فروغ ملتا ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل نہ ہو رہا ہو تو یہ معاشروں کی شکست و ریخت کا سبب بنتا ہے۔

بحوالہ: بیسویں صدی اور عالم اسلام از ڈاکٹر افتخار کاظمی

تدریسی سرگرمیاں

قرآن اکیڈمی ڈیفنس

الحمدللہ قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں رجوع الی القرآن کورس کی تدریس جاری ہے۔ ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ کو انجمن خدّام القرآن، سندھ کراچی کے تمام دفاتر کا دورہ کرایا گیا۔ شعبہ خواتین میں "ترجمہ قرآن حکیم" کی آن لائن کلاسز جاری ہیں "حضرات وخواتین کی زیب وزینت کے شرعی احکام" کے عنوان سے ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ مدرسۃ القرآن میں شعبہ حفظ کی کلاسز جاری ہیں۔ گزشتہ ماہ 12 تقاریب نکاح منعقد ہوئیں۔

قرآن اکیڈمی یٰسین آباد

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قرآن اکیڈمی یٰسین آباد میں رجوع الی القرآن کی تدریس جاری ہے۔ حلقات و دورات دینیہ اور مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ (شعبہ حفظ، ناظرہ و قاعدہ بنین وبنات) میں بھی الحمدللہ تدریس جاری ہے۔ شعبہ حفظ میں بروز پیر، منگل، مطالعہ برائے آسان ترجمہ قرآن، بدھ، جمعرات تلاوت وسماعت، اور بروز ہفتہ مطالعہ برائے حکایات صحابہؓ کا اہتمام ہے۔ اس کے علاوہ شعبہ حفظ کے طلبہ کرام کے لیے چالیس مسنون دعائیں اور چالیس احادیث مع متن وترجمہ یاد کرانے کا بھی اہتمام ہے۔

قرآن اکیڈمی کورنگی

قرآن اکیڈمی کورنگی میں رجوع الی القرآن کورس 2020-21 میں تدریس کا سلسلہ الحمدللہ جاری ہے۔ مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ البنین والبنات میں بھی تدریس کا عمل جاری ہے۔ مدرسۃ البنات تربیتی کلاس بعنوان "عبادت اور عبادات" منعقد ہوئی اور خواتین کا ماہانہ درس "فکر آخرت" کے عنوان سے منعقد ہوا۔

قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر

اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل وکرم سے قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر میں رجوع الی القرآن کورس جاری ہے۔ کچھ طلبہ وطالبات آن لائن کورس میں شریک ہیں۔ ہفتہ وار "دروس اللغۃ العربیہ" برائے حضرات وخواتین "منتخبات علوم دینیہ" برائے حضرات اور بچوں کے لیے تربیتی کورسز جاری ہیں۔ شام کے اوقات میں مختصر دروانیہ کے

کورسز بھی جاری ہیں جن میں عربی گرامر، تجوید اور دورہ ترجمہ قرآن شامل ہیں۔ مسجد جامع القرآن میں خطاب جمعہ میں قرآن حکیم کے منتخب نصاب کا مطالعہ جاری ہے الحمدللہ تقریباً400 افراد اس اجتماع میں شریک ہوتے ہیں۔ مدرسۃ القرآن برائے قاعدہ وناظرہ جاری ہے حلقہ ناظرہ برائے بالغان بعد نماز فجر جاری ہے۔

قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد

الحمدللہ قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد میں رجوع الی القرآن کورس کی تدریس معمول کے مطابق جاری ہے۔ دوپہر کے اوقات میں "عربی گرامر ویک اینڈ کورس" بحسن و خوبی مکمل ہوا "بنیادی دینی تصورات طہارت و نماز کے مسائل" کے عنوان سے 2ماہ پر مشتمل دوپہر کے اوقات میں ویک اینڈ کورس کا آغاز کیا گیا۔

قرآن مرکز لانڈھی

مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ کے شعبہ حفظ القرآن اور ناظرہ و قاعدہ کی کلاسز میں تدریس الحمدللہ جاری ہے۔ شعبہ حفظ میں ایک طالب علم نے تکمیلِ حفظ کی سعادت حاصل کی۔ قرآن مرکز میں جمعہ کے دن بعد نماز عشاء پندرہ روزہ درسِ قرآن معمول کے مطابق منعقد ہوا۔ قرآن مرکز میں یکم فروری 2021 سے حضرات و خواتین کے لیے ڈھائی ماہ کے دورانیہ پر مشتمل دو کورسز تجوید القرآن اور آسان عربی گرامر کا آغاز کیا جاچکا ہے۔

آسان عربی گرامر اور عربی گرامر برائے قرآن فہمی

اب انجمن خدّام القرآن کے تمام مکتبہ جات پر دستیاب ہے

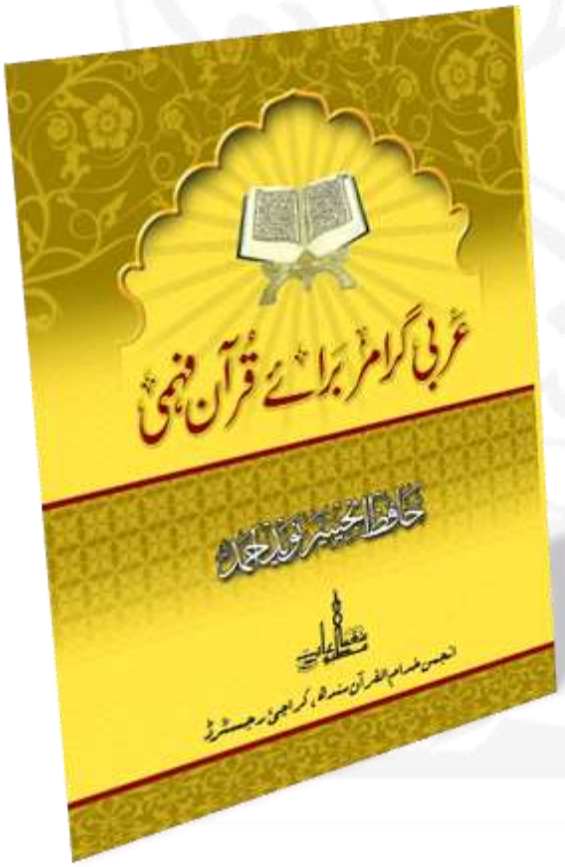

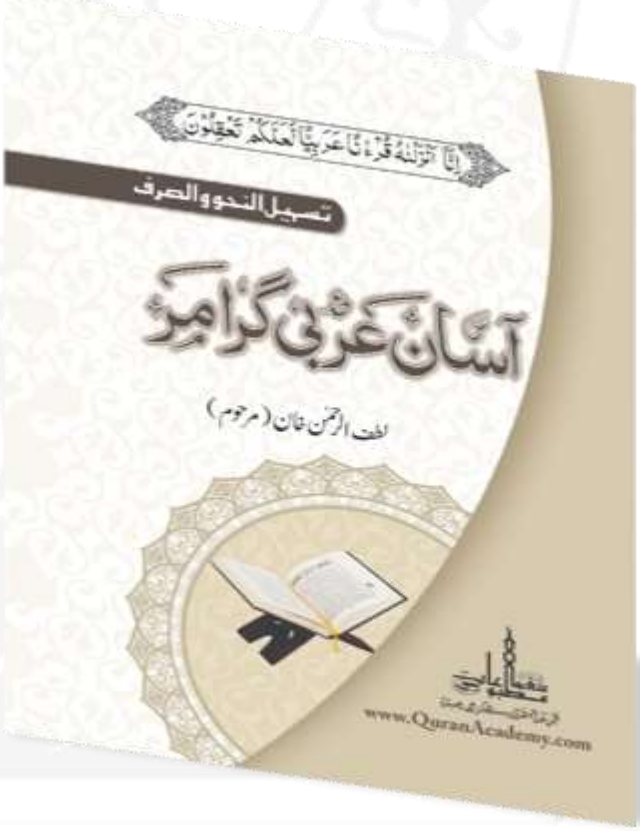

خصوصی محاضرات

قرآن اکیڈمی ڈیفنس:- گزشتہ ماہ "ابلیس کی مجلس شوریٰ" اور "گھر میں دعوت کا کام کیسے؟" اور "میرا گھر میری ذمہ داری" کے موضوعات پر خصوصی محاضرات کا انعقاد ہوا جس میں صدر انجمن خدّام القرآن سندھ جناب انجینئر نعمان اختر صاحب، مدیر تعلیم جناب ڈاکٹر محمد الیاس صاحب اور مدیر قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر جناب ڈاکٹر انوار علی صاحب نے تدریس کے فرائض انجام دیے۔

قرآن اکیڈمی یٰسین آباد:- گزشتہ ماہ خصوصی محاضرات کے تحت "گھر میں دعوت کا کام کیسے؟" اور "میرا گھر میری ذمہ داری" کے موضوعات پر لیکچرز منعقد ہوئے جس میں مدیر قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر جناب ڈاکٹر انوار علی صاحب اور صدر انجمن خدّام القرآن سندھ جناب انجینئر نعمان اختر صاحب نے تدریس کے فرائض انجام دیے۔

جبکہ فکر اسلامی کے تحت "اجتماعیت اور بیعت کی اہمیت" "جہاد فی سبیل اللہ" اور "اسلام کی نشاۃ ثانیہ کرنے کا اصل کام" کے موضوعات پر لیکچرز کا انعقاد کیا گیا جس میں استاذ قرآن اکیڈمی یٰسین آباد جناب محمد ارشد صاحب اور مدیر قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر جناب ڈاکٹر انوار علی صاحب نے تدریس کے فرائض ادا کیے۔

قرآن اکیڈمی کورنگی:- گزشتہ ماہ فکر اسلامی کے تحت "جہاد فی سبیل اللہ اور مسلمان خواتین کے دینی فرائض" پر لیکچرز منعقد ہوئے جس میں صدر انجمن خدّام القرآن سندھ جناب انجینئر نعمان اختر صاحب نے تدریس کی ذمہ داری ادا کی۔

خصوصی محاضرہ بعنوان "ابلیس کی مجلس شوریٰ" علامہ اقبال کی معرکۃ الآراء نظم پر منعقد ہوا جس میں تدریس کے فرائض پر مدیر تعلیم انجمن خدّام القرآن، سندھ کراچی جناب ڈاکٹر محمد الیاس صاحب نے روشنی ڈالی۔

قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر:- گزشتہ ماہ خصوصی محاضرہ کے تحت "علامہ اقبال کی معرکۃ الآراء نظم ابلیس کی مجلس شوریٰ" پر لیکچرز کا انعقاد کیا گیا جس میں تدریس کے فرائض مدیر تعلیم انجمن خدّام القرآن، سندھ کراچی جناب ڈاکٹر محمد الیاس صاحب نے ادا کیے۔

قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد:- گزشتہ ماہ فکر اسلامی کے تحت "امت مسلمہ کا عروج وزوال"، "اسلام میں اجتماعیت اور بیعت کی اہمیت" پر لیکچر منعقد ہوئے۔

خصوصی محاضرہ کے تحت "درس قرآن کی تیاری کیسے کریں؟" اور "گھر میں دعوت کا کام کیسے کریں؟" کے موضوع پر لیکچرز منعقد کیے گئے۔

شعبۂ سمع و بصر

قرآن فورَم:

قرآن فورَم کے عنوان سے جاری ٹاک شوز میں قرآنِ حکیم کی ان تمام آیات کو زیرِ گفتگو لایا جاتا ہے جن کا آغاز یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا سے ہوتا ہے۔ اس پروگرام میں جناب محمد نعمان صاحب میزبانی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں جبکہ امیر محترم و نگرانِ انجمن جناب شجاع الدین شیخ صاحب بطور مہمان شریک ہوتے ہیں۔ یہ پروگرام میٹرووَن نیوز چینل پر ہر جمعہ دوپہر 1 بجے نشر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن اکیڈمی کے آفیشل فیس بک پیج اور یوٹیوب چینل پر بھی ہر ہفتہ رات 8 بجے باقاعدگی سے اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ ماہِ جنوری 2021ء میں درجِ ذیل موضوعات پر پروگرام ریکارڈ کیے گئے :

شکر کا مفہوم اور تقاضے (البقرۃ:۱۷۲، المائدۃ:۱۱۱، الاحزاب:۹ کی روشنی میں) صبر و مصابرت کی اہمیت (سورۃ آل عمران آیت ۲۰۰ کی روشنی میں)

تقویٰ کی اہمیت اور برکات (آلِ عمران:۱۰۲ اور انفال:۲۹ کی روشنی میں) حیا کا مفہوم اور اہمیت (سورۃ النور آیت ۲۱ کی روشنی میں)

اسرائیل کو تسلیم کیوں نہیں کیا جانا چاہیے ؟ (خصوصی پروگرام)

سلسلہ وار درسِ قرآن :

جناب شجاع الدین شیخ صاحب کا سلسلہ وار درسِ قرآن ہر اتوار سہ پہر 3 بجے قرآن اکیڈمی کے آفیشل فیس بک پیج اور یوٹیوب چینل پر نشر کیا جاتا ہے۔ گزشتہ ماہ درجِ ذیل موضوعات پر دروسِ قرآن ریکارڈ کر کے نشر کیے گئے :

سورۃ التغابن آیات ۸ تا ۱۲ سورۃ التغابن آیات ۱۳ تا ۱۸ اصل حقیقت اور کامیابی سورۃ الطلاق آیات ۱ تا ۲

تذکیر... برائے رفقائے تنظیمِ اسلامی:

رفقائے تنظیم اسلامی کے لیے جناب شجاع الدین شیخ صاحب کی جانب سے "تذکیر" کے عنوان سے ہفتہ وار مختصر پیغام پر مشتمل ویڈیوز کے سلسلہ کا آغاز کیا گیا ہے۔ گزشتہ ماہ رفقائے تنظیمِ اسلامی کے مطلوبہ اوصاف کے ضمن میں درجِ ذیل ویڈیوز ریکارڈ کی گئیں :

تیسرا وصف: عقائد کی درستگی چوتھا وصف: فرائض کی ادائیگی

لیکچر "رُحَمَاءُ بَیْنَهُم" برائے امراء و نقباء تربیتی اجتماع:

فیصل آباد میں اُمراء و نقباء تربیتی و مشاورتی اجتماع کے لیے رحماء بینھم کے موضوع پر جناب شجاع الدین شیخ صاحب کی ایک گھنٹہ پر مشتمل لیکچر کی ویڈیو ریکارڈ کر کے مرکز ارسال کی گئی۔

"اسلام کا تصورِ جہاں" (اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد):

اسلامی جمعیت طلبہ کے زیر اہتمام، اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں فہم القرآن کلاس کے لیے "اسلام کا تصورِ جہاں" کے موضوع پر جناب شجاع الدین شیخ صاحب کا لیکچر ریکارڈ کر کے فراہم کیا گیا۔

زمانہ گواہ ہے:

زمانہ گواہ ہے پروگرام کی ریکارڈنگ میں جناب شجاع الدین شیخ صاحب کی آن لائن شرکت کا اہتمام کیا گیا اور ریکارڈنگ مرکز کو فراہم کی گئی۔

خطباتِ جمعہ:

ماہِ جنوری 2021ء میں جامع مسجد شادمان میں ہونے والے درجِ ذیل موضوعات پر خطباتِ جمعہ کی آڈیو ریکارڈنگز مرکز ارسال کی گئیں:

غلبۂ دین: ضرورت و فرضیت اور محنت و بشارت — حق و باطل کی کشاکش اور فکرِ آخرت

صبر: اہمیت، وسعت اور فضیلت — عظمت و صداقتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اغراض و مقاصد انجمن خدام القرآن، سندھ، کراچی

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی کے قیام کا مقصد و منبع ایمان اور سرچشمۂ یقین قرآنِ حکیم کے علم و حکمت کی وسیع پیمانے اور اعلیٰ علمی سطح پر تشہیر و اشاعت ہے۔ تاکہ اُمت مسلمہ کے فہیم عناصر میں تجدید ایمان کی ایک عمومی تحریک برپا ہو جائے اور اس طرح اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی کی راہ ہموار ہو سکے۔

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی کے اغراض و مقاصد:

☆ عربی زبان کی تعلیم و ترویج؛

☆ قرآن مجید کے مطالعے کی عام ترغیب و تشویق؛

☆ علومِ قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت؛

☆ ایسے نوجوانوں کی مناسب تعلیم و تربیت جو تعلّم و تعلیمِ قرآن کو اپنا مقصدِ زندگی بنالیں اور

☆ ایک ایسی قرآن اکیڈمی کا قیام جو قرآنِ حکیم کے فلسفہ و حکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کر سکے۔